بھی بدعت ہیں اور ان مبتدعین کا زید کی تبلیغ سے متاثر ہو کر امور شرکیہ (قبر پرستی تعزیہ پرستی۔ پیر پرستی۔ نذر نیاز لغیر اللہ۔ اہل قبور سے استمداد و استعانت وغیرہ) سے بچ جانا غیر قطعی بلکہ مشکوک ہے۔ اس لئے محض اس وہم و خیال کی بنا پر امور بدعیہ میں شرکت جائز نہیں ہوگی۔ زید کے اس طرز عمل سے شبہ ہوتا ہے کہ وہ مداہنت فی الدین کا مرتکب ہے اور دنیا طلبی کے لئے اس چیز کو حیلہ اور بہانہ بنا رہا ہے پس اس کو بدعات و منکرات سے الگ تھلگ رہ کر حکمت عملی سے پند و نصیحت کا وہ ڈھنگ اختیار کرنا چاہئے کہ اس کی تبلیغ مفید و نتیجہ خیز ثابت ہو اور دین بھی مجروح نہ ہو۔

ہاں اگر زید کو اس امر کا قوی اور غالب گمان ہو کہ یہ مبتدعین اس کی تبلیغ کے ذریعہ امور شرکیہ سے توبہ کر لینگے اور ان کے عقائد کفریہ کی اصلاح ہو جائے گی تو اس شرط کے ساتھ ان رسوم غیر شرکیہ میں علی سبیل الکراہتہ شریک ہو سکتا ہے کہ مناسب موقعوں اور موزوں اوقات میں ان رسوم کا بدعت اور منکر ہونا بھی ان پر ظاہر کرتا رہے یہانتک کہ وہ ان رسوم بدعیہ کو بھی ترک کر دیں۔

سوال

یہ مشہور ہے کہ جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو وہ قربانی نہیں دے سکتا کیا یہ صحیح ہے؟ ایسا شخص اپنے عقیقے سے پہلے قربانی دے سکتا ہے یا نہیں؟۔ محمد بادشاہ امبور

جواب:۔ اگرچہ عقیقہ کا اصل وقت ساتواں دن ہے لیکن اگر کسی کا عقیقہ نہ ہوا ہو تو وہ بڑا ہو کر خود اپنا عقیقہ کر سکتا ہے (بزار طبرانی وابو الشیخ عن انس) اور قربانی عقیقہ پر موقوف نہیں ہے پس ایسا شخص اپنے عقیقہ سے پہلے قربانی دے سکتا ہے۔

سوال

زید نے ہندہ سے نکاح کیا اور خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دیدیا۔ پھر ہندہ سے بعد عدت عمرو نے نکاح کر لیا جس سے ایک لڑکی خالدہ پیدا ہوئی سوال یہ ہے کہ کیا زید کے لڑکے بکر (جو زید کی سابق بیوی زینب سے ہے) کا نکاح عمرو کی لڑکی خالدہ سے جائز ہے؟ عبدالوہاب۔ سندھ

جواب:۔ زید کے لڑکے بکر کا نکاح عمرو کی اس لڑکی (خالدہ) سے جائز ہے کیونکہ یہ محرمات مذکورہ فی القرآن والحدیث میں داخل نہیں ہے اور حرمت کی کوئی وجہ یہاں متحقق نہیں ہے۔ ارشاد ہے۔ واحل لکم ماوراء ذالکم۔ (قرآن کریم)